DARYAFT: ISSN: 2616-6038 (E), ISSN (P): 1814-2885
Volume 14, Issue 02, (Dec 2022): DOI # https://doi.org/10.52015/daryaft.v14i2.266

ڈاکٹر آیقوت کشمیر

ایسوسی ایٹ پروفیسر، ایسٹرن لینگوتج اینڈ لٹریچر ڈیپارٹمنٹ، فیکلٹی آف لینگوتج، ہسٹری اینڈ جیوگرافی، انقرہ یونیورسٹی، ترکی

ترکی اور پاکستان کی دوستی کو مربوط کرنے والے مشترکہ یادگاری مقامات کا تحقیقی جائزہ

Dr. Aykut Kismir
Associate Professor, Eastern Language and Literature Department, Faculty of Languages, History and Geography, Ankara University, Turkiye.

A Research Review of Common Memorial Sites, Connecting the Friendship between Turkey and Pakistan

ABSTRACT

Monuments, schools, hospitals and named streets, parks or squares that are mutually constructed in big cities as examples of historical and cultural values are places of common memory in Turkey and Pakistan. Accurate understanding of the collective past and historical consciousness affects not only the present, but also the shaping of the future. Therefore, cultural phenomena such as tradition, language, and religion, national and religious holidays in the collective past of a society contribute to the formation of historical consciousness and national identity. The memory places, which play an important role in the construction of the common future through the cultural values of the Pakistani and Turkish societies, also reflect the socio-political and cultural memory objects of both societies.

Keywords: *Turkey, Pakistan, Memory, Place of Memory, Cultural interaction, Tradition, Language, Religion, Identity*

باہمی تاریخی اور ثقافتی اقدار کی ستائش کے سلسلے میں ترکی اور پاکستان کے سرکردہ شہروں میں تعمیر شدہ یادگاریں، اسکولز، ہسپتال، نامزد شاہراہیں، سبزہ زار یا چوراہے ایسے مشترکہ یادگاری مقامات ہیں جو ان دونوں ممالک کے درمیان سماجی اور ثقافتی تعامل کو مزید فروغ دیتے ہیں۔ اجتماعی ماضی اور تاریخی شعور کی درست تفہیم نہ صرف حال،

Received: 09th Aug, 2022 | Accepted: 20th Dec, 2022 | Available Online: 30th Dec, 2022

DARYAFT, Department of Urdu Language & Literature, NUML, Islamabad.
***This work** is licensed under a* Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0)

بلکہ مستقبل کی تشکیل پر بھی اثر انداز ہوتی ہے۔ لہٰذا، ثقافتی مظاہر جیسے روایت، رواج، زبان، مذہب، قومی اور مذہبی تعطیلات کسی معاشرے کے اجتماعی ماضی میں تاریخی شعور اور قومی شناخت کی تشکیل میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ پاکستانی اور ترک معاشروں کی ثقافتی اقدار کے ذریعے مشترکہ مستقبل کی تعمیر میں اہم کردار ادا کرنے والے یادگار مقامات دونوں معاشروں کی سماجی، سیاسی اور ثقافتی یادداشتوں کی بھی عکاسی کرتے ہیں۔ اس تحقیقی مقالے میں پاکستان اور ترکی کے درمیان ثقافتی تعامل میں فعال کردار ادا کرنے والے یادگاری مقامات کا فرانسیسی مورخ پیئر نورا (Pierre Nora) کے نظریہ یادداشت (lieu de mèmoire) کی روشنی میں تجزیہ کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ، اس تحقیق میں اس بات کا بھی جائزہ لیا گیا ہے کہ کسی معاشرے کی شناخت کی عکاسی کرنے والے یادگاری مقامات کو کس وجہ سے اور کس طریقے سے ایک تاریخی حقیقت کی علامت کے طور پر منسوب کیا جاتا ہے۔

ترکی زبان کی لسانی (Etymological) لغت کے مطابق 'جگہ' (Mekan) کا مفہوم 'واقع ہونے کی جگہ'، 'وقوع پذیر ہونے کا مقام'، 'کسی وجود کی جگہ' کے طور پر بیان ہوتا ہے۔[۱] جب کہ اردو کی "فیروزاللغات" کے مطابق جگہ کی تعریف 'رہنے کی جگہ'، 'گھر' یا 'مسکن' کے طور پر کی جاتی ہے[۲]۔ لہٰذا، یہ کہا جا سکتا ہے کہ لفظ 'جگہ'، لغت کے معنی میں، عام طور پر نا صرف ایک مادی بلکہ شناخت یافتہ علاقہ ارضی کے بیان میں استعمال ہوتا ہے۔ تاہم، فرانسیسی مؤرخ پیئر نورا Peirre Nora نے اکیسویں صدی میں 'جگہ' کے بنیادی خیال کو مادی اور تجریدی دونوں تصورات کے ساتھ جوڑ کر ثقافتی مطالعات میں اپنی تحقیق کے نتیجے میں "مقامِ یادداشت" (lieu de mémoire) کا نظریہ پیش کر کے سماجی اور ثقافتی علوم میں جگہ کے بارے میں ایک نئی جہت کو روشناس کروایا۔ Nora کے مطابق کسی قوم یا گروہ کی اجتماعی یادداشت میں محفوظ ایک مخصوص جگہ کی نشاندہی کرنے والا "مقامِ یادداشت"، ایک طرف وقت، زبان اور روایت کی اساس پر، تو دوسری جانب کسی تاریخی حقیقت کی علامت پر قائم ہوتا ہے۔ 'یادداشت کی جگہ' ایک عمارت، عجائب گھر، مجسمہ یا کوئی یادگار ہو سکتی ہے یا کسی گروہ کی شناخت سے منسوب کسی تاریخی واقعہ کا مقام، کوئی تخلیقی کام یا پھر کسی تاریخی شخصیت سے متعلقہ مقام بھی ہو سکتا ہے۔ اس ضمن میں Nora کے مطابق یادگاری مقام کی نشاندہی کی ضرورت کے پس منظر میں معاشرے میں 'بھلا دیے جانے کے خوف' کا عنصر بھی اہمیت کا حامل ہے۔ یعنی انسان اس بات کو یقینی بنانا چاہتا ہے کہ اہمیت کے حامل واقعات، علامات اور شخصیات کے کردار کو ہمیشہ کے لئے محفوظ کر لیا جائے تا کہ وہ تا دیر یاد رکھے جا سکیں۔ چونکہ کچھ مقامات اور جگہیں ماضی کے حالات واقعات کی اصل روح کی حقیقی آئینہ دار ہوتی ہیں اس لئے تاریخی تحقیق و مطالعہ میں ان کا کردار نہایت اہمیت کا حامل ہوتا ہے۔ دنیا کے مختلف معاشروں میں یادگار مقامات 'ماضی کی آواز کو مستقبل میں منتقل کرنے کے اہم ذریعے' کے

طور پر آنے والی نسلوں کو تاریخ سے آگاہ کرنے کا کام کرتے ہیں (۳)۔ در حقیقت تاریخ اور 'مقام یادداشت' کے قریبی تعلق کے ذریعے ہی ایک معاشرے کے آثار کو ماضی سے مستقبل میں منتقل کیا جاتا ہے، یعنی یادداشت لکھواتی ہے اور تاریخ لکھتی ہے (۴)۔

دوسری طرف، فرانسیسی ماہر عمرانیات Halbwachs کے مطابق، اجتماعی یادداشت میں کسی معاشرے کی شناخت، نسلی تناظر یا سیاسی اور سماجی ڈھانچے کے بارے میں اہم نشانیاں محفوظ ہوتی ہیں۔(۵) اس وجہ سے Halbwachs کسی گروہ کی اجتماعی یادداشت کے اس جگہ سے منسلک ہونے کی یوں وضاحت کرتا ہے۔

> "ہر طرح کی اجتماعی یادداشت کی بنیاد کسی مقام یا جگہ سے متعلق ہوتی ہے۔ تاہم، مقام ایک تغیر پذیر حقیقت ہے۔ اگر ہمارے ارد گرد کے اہم مقامات کو مادی طور پر محفوظ نہ رکھا جائے تو وقت گزرنے کے ساتھ ان جگہوں پر مختلف ادوار کی تجاوزات و تبدیلیوں کے باعث ان کی اہمیت ختم ہوتی جائے گی اور ماضی کے اہم یادگار مقامات کی تصویر بھی ذہن سے محو ہو جائے گی۔ کسی بھی قسم کی پرانی یادگار کی دوبارہ تجدید کے لئے ہمارے نزدیک سب سے زیادہ اہمیت اس 'جگہ' کی ہوتی ہے جہاں وہ واقع ہے۔ وہ جگہ جہاں ہم رہتے ہیں، جہاں سے ہم اکثر گزرتے ہیں، جہاں ہم بآسانی آجاسکتے ہیں اور جس کا تصور ہمارے ذہنوں میں ہر لمحہ قائم رہتا ہے، وہی ہمارا علاقہ، جگہ یا مقام ہوتا ہے۔ اس لئے اس مقام کی اہمیت کو قائم رکھنے کے لئے ہمارے احساسات اور خیالات کا اس جگہ سے مربوط ہونا نہایت ضروری ہوتا ہے۔" (۶)

لہٰذا، ہم کہہ سکتے ہیں کہ ایسی جگہیں جو ہمارے متعلقہ معاشرے کی تاریخ کو زندہ کرتی ہیں اور اس کی یاد دلاتی ہیں وہ ہمارے جذبات اور خیالات کی دنیا کو تشکیل دینے میں بھی اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ (۷) کے مطابق قومی اجتماعی یادداشت کو مضبوط بنانے اور قومی شناخت کی ترجمانی کرنے والے اہم نمونوں کی بہترین مثالوں میں قومی تعطیلات، علامات، یادگاریں اور یادگاری تقریبات، تعریفی اسناد، لغات اور عجائب گھر شامل ہیں۔
جیسا کہ Nora اپنی کتاب میں بیان کرتا ہے۔ (۸) کہ یادداشتی مقامات میں سب سے اہم ایسے آثار ہوتے ہیں جو کسی زمانے کے تاریخی عروج وزوال کی یادگار کے امین ہوتے ہیں۔ اس لیے یہ کہنا بے جا نہ ہو گا کہ عجائب گھر، آرکائیوز، قبرستان اور مقدس مقامات ماضی کے کسی دور کے شاہد ہوتے ہیں اور ایک طرح سے اس دور کی لافانی یادگار کی تصویر

پیش کرتے ہیں۔ جرمن ماہر مصریات اور ثقافتی محقق جان اسمان (۹) کے مطابق، تاریخی طور پر اہم نمونوں کو عرصہ دراز تک برقرار رکھنے کے لئے ایک مخصوص جگہ میں مجسم شکل دینا ضروری ہوتا ہے، یعنی انہیں ہمیشہ موجود رکھنے کے لئے ایک ٹھوس جگہ اور وقت کی ضرورت ہوتی ہے۔

اس بات سے کوئی فرق نہیں پڑتا ہے کہ حقیقت میں ان یادداشتی مقامات سے کونسے علامتی معنی منسوب کیے جاتے ہیں، بلکہ ایسی جگہیں معنی وعلامات سے بڑھ کر معلومات کا اہم ذخیرہ مہیا کرتی ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ایسے مقامات صرف ان خصوصیات کے ہی حامل نہیں ہوتے جو یادداشت میں محفوظ ہیں بلکہ اس جگہ پر بِتائے گئے معمولات زندگی اور اور واقعات کا بھی احاطہ کرتے ہیں (Onaran and Kismir 2018: 441)۔ کسی بھی جگہ کے بارے میں ذہنی منظر کشی صرف اس مقام کے طبعی ومادی آثار سے ممکن نہیں ہوتی بلکہ 'کیسے' اور 'کیوں' جیسے سوالات کے جوابات میں اس جگہ سے پیوستہ حکایات وواقعات بھی اس تصور کی تکمیل میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ کیونکہ ماضی کی یادداشت سے کسی یادگار میں تبدیلی کا تعلق ذہن میں اس کی وابستگی سے ہے، اس لیے بڑے پیمانے پر بنائی گئی یادگاری تعمیرات عوام کو ان اہم تاریخی حالات و واقعات سے وابستہ رکھنے کا ایک موثر ذریعہ ہوتی ہیں۔ وہ اپنے ڈیزائن کے ساتھ ان سے منسوب معانی کی نمائندگی کرتی ہیں۔

اس تناظر میں، آسٹریا کے فنون لطیفہ کے مورخ ایلوئس ریگل Alois Riegl کی طرف سے لکھے گئے The Modern Cult of Monuments (۲۰۱۵) نامی تحقیقی کام میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ یادگاریں انسان کی طرف سے تخلیق کی جاتی ہیں تاکہ آنے والی نسلوں کے ذہن میں اپنا نشان چھوڑ سکیں۔ اس طرح، یہ کہا جا سکتا ہے کہ اس کا مقصد ماضی اور تاریخ کو حال میں زندہ رکھنا ہوتا ہے۔ اس وجہ سے، جس دور میں کوئی یادگار، مجسمہ یا کوئی مقدس مقام بنایا گیا تھا، اس زمانے کی سماجی، سیاسی اور اقتصادی خصوصیات بھی ایک لحاظ سے حال اور مستقبل میں منتقل ہو جاتی ہیں۔

پاکستان اور ترکی کے درمیان دوستانہ تعلقات کی ایک طویل تاریخ ہے جس کی بنیاد بہت سارے مشترکہ ثقافتی، سماجی، سیاسی اور اقتصادی عوامل میں پائی جاتی ہے۔ دونوں ممالک نے آڑے وقتوں میں ہمیشہ ایک دوسرے کا خیال رکھا اور عالمی سطح پر حمایت مہیا کی۔ اسی طرح دوطرفہ روابط کو مضبوط و مربوط بنانے اور مشترکہ تاریخی و ثقافتی اساس کو آنے والی نسلوں کے لئے تادیر یادداشت کا حصہ بنانے کے لئے دونوں ممالک نے کئی جگہوں پر یادگاری مقامات بھی قائم کئے ہیں۔ ذیل میں ہم پاکستان اور ترکی میں ایک دوسرے کو خراج تحسین پیش کرنے والے اہم یادگاری مقامات کا جائزہ لیتے ہیں۔

اتاترک بلیوارڈ اسلام آباد

۱۹۷۳ میں جمہوریہ ترکی کی ۵۰ ویں سالگرہ کی یاد میں اسلام آباد کی ایک شاہراہ کا نام "اتاترک بلیوارڈ" رکھا گیا، جس کی افتتاحی تقریب ۲ نومبر ۱۹۷۳ کو پاکستانی وفاقی وزیر خورشید حسن میر اور اسلام آباد میں ترک سفیر ایردم ایرنر کی شرکت میں منعقد ہوئی۔ اس سڑک کی لمبائی،، تقریباً چار کلومیٹر ہے۔ افتتاحی تقریب میں پاکستانی وزیر نے کہا کہ "مجھے اپنے دارالحکومت میں اتاترک کے نام کو یادگار کرتے ہوئے خوشی ہوئی، جس طرح اتاترک نے انقرہ کو جدید ترکی کا دارالحکومت بنایا تھا اسی طرح اسلام آباد بھی جدیدیت کی روح کی عکاسی کرتا ہے"[۱۰]

اتاترک یادگار، لاڑکانہ

۱۹۷۳ میں ہی جمہوریہ ترکی کی ۵۰ ویں سالگرہ کی یاد میں، پاکستان کے شہر لاڑکانہ کے مرکز میں ۲۵ میٹر اونچی اتاترک یادگار تعمیر کی گئی جس کا افتتاح ۳۰ نومبر ۱۹۷۳ کو کیا گیا تھا۔ اس کی بنیاد ۱.۵۷ میٹر اونچی ہے جو سُلیمانی ماربل سے بنی ہے۔ یادگار پر مصطفیٰ کمال اتاترک کا نام سنہری حروف میں ترکی اور انگریزی میں کندہ ہے جبکہ اس کے نیچے اردو اور سندھی زبانوں میں اس وقت کے وزیر اعظم پاکستان ذوالفقار علی بھٹو کے اتاترک کے بارے میں تعریفی الفاظ سنگ مرمر پر نقش ہیں۔ لاڑکانہ میں پاکستانی وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو اور ترک جمہوریہ کے وزیر مملکت ایلہان اوزترک کی شرکت میں منعقدہ یادگار کی افتتاحی تقریب میں، وزیر اعظم بھٹو نے اتاترک کے لیے اپنی تعریف کا اظہار ان الفاظ میں کیا: "ہم جنگ سکاریہ کے عظیم ہیرو اتاترک کی عظمت کو سلام پیش کرتے ہیں، وہ ایک ایسے مثالی سپاہی تھے جنھوں نے ترکی کو سامراجیوں کے ہاتھوں میں کھلونا بننے سے بچایا، قرون وسطیٰ کی ذہنیت کے خلاف جنگ کی اور ایک مصلح کا کردار نبھایا، وہ ایک جمہوریت پسند لیڈر تھے جو اپنے ملک کی سیاسی زندگی کو جدید خطوط کے مطابق ترتیب دینا چاہتے تھے۔"[۱۱]

جناح جادیسی (شاہراہِ جناح) انقرہ

انقرہ کی اہم شاہراہوں میں سے ایک، جس کا پرانا نام ڈاکٹر ولی رشید شاہراہ تھا، کا نام فروری ۱۹۷۵ میں منعقدہ ایک تقریب میں تبدیل کر کے شاہراہِ جناح رکھ دیا گیا۔ اس وقت انقرہ میٹروپولیٹن میونسپلٹی کے میئر، ویدات دولاکئے نے کہا، "یہ شاہراہ پاکستان کے عظیم رہنما اور سیاستدان محمد علی جناح کے نام سے یاد رکھی جائے گی۔ ہم چانکایا Çankaya (انقرہ کی ایک میونسپلٹی)، جہاں اتاترک نے اپنے انقلابات کی منصوبہ بندی کی تھی، کی طرف جانے والے اس رستے کو جناح کے نام سے منسوب کرتے ہیں۔ ان کا راستہ بھی بہت مشکل اور کٹھن تھا، لیکن وہ خود جانتے تھے کہ

اس راستے کی کٹھنائیوں سے کیسے نبرد آزما ہو کر آزادی جیتنا ہے۔ ہر روز، انقرہ کے ہزاروں لوگ اس شاہراہ پر سفر کرتے ہوئے ان کی مشکل اور کامیاب زندگی کی کہانی کو یاد کریں گے۔(۱۲) انہوں نے انقرہ میں اس وقت کے پاکستانی سفیر الطاف احمد شیخ کے ساتھ مل کر ایک تقریب میں اس شاہراہ کا نام تبدیل کیا۔ اس موقع پر پاکستانی سفیر نے یہ بھی بتایا کہ پاکستان کے شہروں کراچی اور اسلام آباد میں دو اہم سڑکوں کا نام اتاترک کے نام پر رکھا گیا ہے۔

علامہ محمد اقبال کی تمثیلی تُربت: قونیہ

۱۹۶۵ء میں ترکی کے شہر قونیہ میں پاکستان کے قومی شاعر محمد اقبال (۱۸۷۷-۱۹۳۸) کی مولانا جلال الدین رومی (۱۲۰۷-۱۲۷۳) کے احاطہ مزار میں ایک تمثیلی تربت قائم کی گئی کیونکہ اقبال، مولانا رومی سے روحانی قربت رکھتے تھے اور انہیں اپنا مرشد مانتے تھے۔ احاطہ مزار رومی میں اقبال یادگار حیثیت بخش دی ہے۔

محمد اقبال پارک: قونیہ

پاکستان کے قومی شاعر محمد اقبال کی یاد میں، قونیہ میں ایک پارک کا نام عظیم شاعر کے نام پر رکھا گیا۔

جامع مسجد اقبال: قونیہ

ترکی کے شہر قونیہ میں پاکستان کے قومی شاعر محمد اقبال کی یاد میں ایک مسجد بنائی گئی ہے۔

پاکستانی جنگی جہاز، انقرہ

۱۴ اپریل ۱۹۹۸ سے پاکستانی فضائیہ سے تعلق رکھنے والے شین یانگ F-6 قسم کا جیٹ نمبر ۱۴۱۲۳ انقرہ ایئر فورس میوزیم میں نمائش کے لیے رکھا گیا ہے۔(۱۳)

پاکستان ترکی فرینڈ شپ ووکیشنل اینڈ ٹیکنیکل اناطولین ہائی سکول، وان

Anatolia Pak–Turk Friendship Vocational and Technical High School: Van

۱۹۶۳ میں گرلز آرٹ انسٹی ٹیوٹ کے نام سے تعلیمی سرگرمیوں کے آغاز کے بعد ۲۰۰۵ میں اس سکول کا نام کمرشل ووکیشنل ہائی اسکول رکھ دیا گیا۔ سنہ ۲۰۱۱ میں ترکی کے شہر وان میں آنے والے زلزلے کے بعد، سنہ ۲۰۱۴ میں پاکستان اور ترکی کی حکومتوں کے درمیان طے پانے والے معاہدے کے نتیجے میں، حکومت پاکستان کی جانب سے عطیہ کردہ امدادی رقم سے اسکول کی نئی عمارت کی تعمیر ایک نئے مقام (گورنر متہت محلہ) پر کی گئی۔(۱۴) اس سکول کی عمارت کی بنیاد پاکستان اور ترکی کی دیرینہ دوستی کے ذیل میں زلزلہ کے متاثرین کی بحالی کے پیش نظر ۱۱ دسمبر سنہ ۲۰۱۲ میں پاکستان ارتھ کوئیک ری کنسٹرکشن اینڈ ری ہیبلیٹیشن اتھارٹی (ERRA) کے صدر حامد یار ہراج اور ترکی

کے وزیر اعظم پروگرام برائے ڈیزاسٹر اینڈ ایمرجنسی مینجمنٹ (AFAD) کے صدر ڈاکٹر فواد اوکتائے کی شرکت سے منعقدہ ایک تقریب میں رکھی گئی۔ ۱۶ جون ۲۰۱۳ کو پاکستان ترکی فرینڈشپ ووکیشنل اینڈ ٹیکنیکل اناطولیہ ہائی سکول کا افتتاح اس وقت کے وان کے گورنر منیر کاراوغلو اور ترکی قومی اسمبلی کی پاکستان ترکی فرینڈشپ ایسوسی ایشن کے صدر جناب برہان کایاترک کی طرف سے کیا گیا تھا۔

رجب طیب اردگان ہسپتال، مظفر گڑھ

سنہ ۲۰۱۰ میں پاکستان میں سیلاب کے باعث شدید تباہی کے بعد جمہوریہ ترکی کی جانب سے پاکستان کے شہر مظفر گڑھ میں ۱۰۰ بستروں پر مشتمل رجب طیب اردگان ہسپتال بنایا گیا۔ اس کے علاوہ، نومبر ۲۰۰۵ میں پاکستان میں آنے والے زلزلے کے بعد، آزاد جموں کشمیر میں آزاد کشمیر یونیورسٹی اور خیبر پختونخواہ میں بہت سے سرکاری اداروں کو جمہوریہ ترکی کے تعاون سے دوبارہ تعمیر کیا گیا۔ [۱۵]

ترک پاس، اسلام آباد

۱۷ فروری سنہ ۲۰۱۵ میں وزیر اعظم پاکستان محمد نواز شریف اور وزیر اعظم جمہوریہ ترکی پروفیسر ڈاکٹر احمد داؤد اوغلو نے اسلام آباد کے پاکستان نیشنل ایتھنوگرافی میوزیم میں پاکستان اور ترکی کی مشترکہ آرٹ، ثقافت اور روایات کے پیش کردہ ایک سیکشن کا افتتاح کیا۔ [۱۶]

استنبول چوک، لاہور

نومبر ۲۰۱۵ میں پنجاب کے اس وقت کے وزیر اعظم شہباز شریف اور ترکی میں پاکستان کے سفیر صادق بابر گرگین نے پاکستان کے اہم شہر لاہور، جو پنجاب کا صوبائی دارالحکومت بھی ہے، کے مرکز میں استنبول چوک کا افتتاح کیا۔ استنبول چوک کا آرکیٹیکچرل ڈیزائن، پنجاب یونیورسٹی لاہور کے کالج آف فائن آرٹس اور انجینئرنگ فیکلٹی میں کام کرنے والے پاکستانی ماہرین نے بنایا تھا۔

نتیجہ

نتیجے کے طور پر یہ ثابت ہوتا ہے کہ ترکی اور پاکستان کے اہم شہروں میں باہمی تاریخی اور ثقافتی اقدار کی مثالوں کے طور پر تعمیر شدہ یادگاریں، اسکول، ہسپتال، نامزد سڑکیں، پارکس یا چوراہے، مشترکہ یادداشت کی جگہیں ہیں جو دونوں ممالک کے درمیان سماجی اور ثقافتی تعامل کو فروغ دینے میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ اجتماعی ماضی اور تاریخی شعور کی درست تفہیم نہ صرف حال بلکہ مستقبل کی تشکیل کو بھی متاثر کرتی ہے۔ لہٰذا، ہم کہہ سکتے ہیں کہ ثقافتی

مظاہر جیسے روایت، رواج، زبان، مذہب، قومی اور مذہبی تعطیلات، کسی معاشرے کے اجتماعی ماضی میں تاریخی شعور اور قومی شناخت کی تشکیل میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ پاکستانی اور ترک معاشروں کی ثقافتی اقدار کے ذریعے مشترکہ مستقبل کی تعمیر میں اہم کردار ادا کرنے والے یادگار مقامات دونوں معاشروں کی سماجی، سیاسی اور ثقافتی یادداشتوں کی بھی عکاسی کرتے ہیں۔

حوالہ جات

۱۔ Eyuboglu, I. Zeki, Turk Dilinin Etimolojik Sozlügü. Istanbul: Sosyal Yayinlar, 2004,P, 479

۲۔ فیروزالدین، محمد، رنگین فیروز اللغات اردو جامع، فیروز سن، لاہور، ۲۰۱۲، ص۔ ۱۳۳۸

۳۔ Nora, Pierre , Hafiza Mekanları. Cev. M.Emin Ozcan, Ankara: Dost Kitabevi, 2006, P,30

۴۔ ایضا، ص، ۳۴

۵۔ Halbwachs, Maurice, Kolektif Bellek. Cev. Z.Karagoz, Istanbul: Pinhan Yayincilik,2018, P,116

۶۔ ایضاً، ص، ۱۷۴

(اس کے علاوہ کتاب "یادداشت اور یادیں" (۲۰۲۱) میں اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ یادداشت ایک زندہ شے کی مانند ہوتی ہے جو بات چیت کے ذریعے اپنا وجود برقرار رکھتی ہے۔ لہذا، ایک انسان صرف اجتماعی یادداشت کے فریم ورک میں سمائی جانے والی یادوں کو ہی دیر تک برقرار رکھتا ہے جبکہ اس فریم ورک کی جزوی یا مکمل گمشدگی سے مراد بھول جانا ہے (Kismir,۲۰۲۱:۴۳-۴۴)

۷۔ Nora, Pierre , Hafiza Mekanları. Cev. M.Emin Ozcan, Ankara,P,9

۸۔ ایضاً، ص، ۲۳

۹۔ Assmann, Jan, Kulturel Bellek. Cev. A.Tekin, Istanbul: AyrintiYayinlari,2015, P, 47-46

۱۰۔ Akbar, Abdul, Pakistan Turkiye Kardesligini Tarihte Gecen Olaylar Aracılıgıyla Kutlamak. Ankara: Pakistan Buyuk Elciligi Ankara, 2018, P,157

۱۱۔ ایضا،ص،۱۵۸

۱۲۔ ایضا،ص،۱۵۸

۱۳۔ https://ankarahavamuze.hvkk.tsk.tr/Custom/AnkaraHavaMuze/49

۱۴۔ https://vantml.meb.k12.tr/

۱۵۔ Akbar, Abdul, Pakistan Turkiye Kardesligini Tarihte Gecen Olaylar Aracılıgıyla Kutlamak. Ankara: Pakistan Buyuk Elciligi Ankara, 2018, P,164

۱۶۔ ایضاً،ص،۱۶۵

References in Roman Script:

1. Eyuboglu, I. Zeki, Turk Dilinin Etimolojik Sozlügü. Istanbul: Sosyal Yayinlar, 2004,P, 479.
2. Feroz ud Din, M. Rangeen Feroz ul Lughat Urdu Jamay. Lahore: Ferozsons, 2012, P,1338
3. Nora, Pierre , Hafiza Mekanları. Cev. M.Emin Ozcan, Ankara: Dost Kitabevi, 2006, P,30
4. Ibid,P,34
5. Halbwachs, Maurice, Kolektif Bellek. Cev. Z.Karagoz, Istanbul: Pinhan Yayincilik,2018, P,116
6. Ibid,P,174
   (Kismir, Gonca (2021). Bellek ve Anımsama. İstanbul: Kriter Yayınevi.)
7. Nora, Pierre , Hafiza Mekanları. Cev. M.Emin Ozcan, Ankara: Dost Kitabevi, 2006, P,9.
8. Ibid,P,93

9. Assmann, Jan, Kulturel Bellek. Cev. A.Tekin, Istanbul: AyrintiYayinlari,2015, P, 47-46
10. Akbar, Abdul, Pakistan Turkiye Kardesligini Tarihte Gecen Olaylar Aracılıgıyla Kutlamak. Ankara: Pakistan Buyuk Elciligi Ankara, 2018, P,157
11. Ibid,P,158
12. Ibid,P,158
13. https://ankarahavamuze.hvkk.tsk.tr/Custom/AnkaraHavaMuze/49, 02 March 2022
14. https://vantml.meb.k12.tr/). 11 May 2022Ibid, Page 50
15. Akbar, Abdul, Pakistan Turkiye Kardesligini Tarihte Gecen Olaylar Aracılıgıyla Kutlamak. Ankara: Pakistan Buyuk Elciligi Ankara, 2018, P,164
16. Ibid,P,165